نہیں بن سکتا مگر نہ جانے کیوں ہمارے حکمران بھارت سے وفا کے عہد و پیمان باندھنے کے لئے بے قرار دکھائی دیتے ہیں جو مسئلہ ۴۳ برس سے اُلجھا ہوا ہے وہ غیر مستحکم حکومتوں کے مذاکراتی "حملوں" سے کب سُلجھتا ہے۔؟ اس کے لئے تو اسی لب و لہجہ کی ضرورت ہے جو بھارتی حکمرانوں کا ہے۔ بھارتیوں نے پاکستانی سفارتی عملہ کے ساتھ جو سلوک کیا ہے، قصاصی مزاج کا تقاضا تو یہ ہے کہ پاکستان میں مُقیم بھارتی سفارتی عملہ کو وہی آموختہ سُنا دیا جاتا مگر یہ حکومتوں کے معاملے میں یہاں عوامی دراز دستی کا رواج نہیں ہے۔ یہاں تو زور آور اور کمزور والا معاملہ ہے حالانکہ مُسلم تاریخ ایسی کمزوری کی مثال پیش نہیں کرتی۔ محض احتجاج اور بس احتجاج، عملی طور پر بھی کچھ اے چارہ گراں!

نئی حکومت اور نفاذِ اسلام

پاکستان مُسلم لیگ کی سیکولر قیادت کے ہاتھوں اِسلام کے نام پر معرضِ وجود میں آیا۔ مسلم لیگ رنگ بدلتے رُوپوں میں بلا شرکت غیرے ۱۹۷۱ء تک اقتدار پر مُسلط و قابض رہی مگر اسلام کے ساتھ وہی سُلوک روا رکھا گیا جو قیامِ پاکستان سے پہلے برٹش انڈیا میں فرنگی نے روا رکھا ہوا تھا۔ حکمران اسی طرزِ حکومت و طرزِ زندگی کو اپنائے ہوئے تھے یعنی اپنے تئیں وہ آقا تھے اور عوام غُلام، جس کے نتائج ہمہ جہت منفی برآمد ہوئے۔ کسی ایک سمت میں بھی مثبت نتیجہ پیدا نہ کیا جا سکا۔ یہاں تک کہ پاکستانی عوام تصورِ پاکستان کی اساس پر ایک پاکستانی قوم کی صُورت بھی اختیار نہ کر سکے۔ سن ۱۹۷۱ء میں مشرقی پاکستان نے قائدِ اعظم کا احسان آدھا کر دیا اور اسی مسلم لیگی سرمایہ دار بیوروکریٹ اور جاگیردار نے آدھا ملک بنگلہ دیش بنا کر نظریۂ پاکستان برہم پُتر کی تُند و تیز لہروں کی نذر کر دیا۔ اکہتر کے بعد قائدِ اعظم کے جانشین ذوالفقار علی بھٹو قائدِ عوام بن کر اُبھرے، گرجے، برسے اور آدھے پاکستان پر چھا گئے۔ اُنہوں نے اپنی مِلّی کلچرل سیاست کے ذریعہ ملک کو کُھلے سیکولرزم کی وادی میں دھکیل دیا۔ یعنی:

"آنچہ پدر نتواند پسر تمام کند" (جو کام والدِ ماجد نہ کر سکے فرزند ارجمند نے کر دکھایا)

سیاست کی وادی میں کودنے والی نئی مذہبی و سیاسی جماعتوں اور لیگ کے مُنتشر عناصر نے پھر اسلام کا لبادہ اوڑھا اور بھٹو کا تختہ اُلٹ کے اُسے تختۂ دار پر "آویزاں" کر دیا۔

اس ڈھاچوکڑی کی کوکھ سے جنرل محمد ضیاء الحق نے جنم لیا اور کٹر مسلم لیگی مذہبی جنرل صاحب نے دیکھتے ہی دیکھتے ایک کٹر مُسلم لیگی سیاست باز کا رُوپ اختیار کر لیا۔ مسلم لیگ اَرگمانہ ہوئی۔ جونیجو، پگاڑا اور نواز شریف کو پال پوس کر جوان کیا۔ لیکن اِسلام بے چارا، آہ! بے چارا اِسلام، یتیم خانے کی چھت پہ کھڑا مُسلم لیگیوں کی بے وفائیوں کا تماشا دیکھتا رہا۔ تا آنکہ ضیاء الحق مع اپنی قیمتی ٹیم کے جہانِ فانی سے رُخصت کر دیئے گئے۔ پھر قائدِ عوام کی بیٹی باپ کا سیاہ کفن لہراتے ہوئے اقتدار پر قابض ہو گئی۔ اُدھر مسلم لیگ اپوزیشن کا رول اَدا کرنے میں "منہمک" ہو گئی اور اب پھر......... مُسلم لیگ،